اللہ ﷺ نے یہ تمام واقعات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیان فرمائے ہیں اور علماء اسلام نے تصریح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اولین اور آخرین کا علم عطا فرمایا ہے اور کلی غیب پر مطلع کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اس علم کے ثابت کرنے کو مخالف مذکور کفر قرار دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

خان صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ روز ازل (اول وضاحت از مصنف) سے روز آخر تک کی تمام اشیاء اور ہر ذرہ ذرہ کا تفصیلی علم آنحضرت ﷺ کو حاصل ہے ایک نرا کفریہ دعویٰ ہے۔

(محمد سرفراز خاں صفدر، اتمام البرہان ص ۲۶)

مخالف مذکور نے حضور کے لئے علم "ماکان و مایکون" (جو ہو چکا اور جو ہوگا کا علم) ثابت کرنے کو بھی کفر لکھا ہے۔ اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ علم "ماکان و مایکون" کا اصل مصدر کیا ہے اور مستند علماء اسلام میں سے کن کن حضرات نے حضور ﷺ کے لئے "ماکان و مایکون" کا علم ثابت کیا ہے؟

اس سے پیشتر کہ ہم علم "ماکان و مایکون" کا بیان کریں ایک بار پھر یہ تصریح کر دیتے ہیں کہ حضور ﷺ کے لئے علم کلی، کلی غیب یا "ماکان و مایکون" ماننا فرض ہے، نہ واجب، نہ اس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ اس مسئلہ میں بعض علماء نے نیک نیتی سے اختلاف بھی کیا ہے۔ لیکن صحیح بات یہی ہے کہ حضور ﷺ کے لئے یہ علم ثابت ہے اور یہی آپ کی شان کے لائق ہے۔

علم "ماکان و مایکون"

علم "ماکان و مایکون" پر درج ذیل دلائل ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ وَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى

ابو زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ دیا۔ حتیٰ کہ ظہر کا وقت آ گیا پھر منبر سے اترے ظہر پڑھائی پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور

مقامِ ولایت و نبوّت

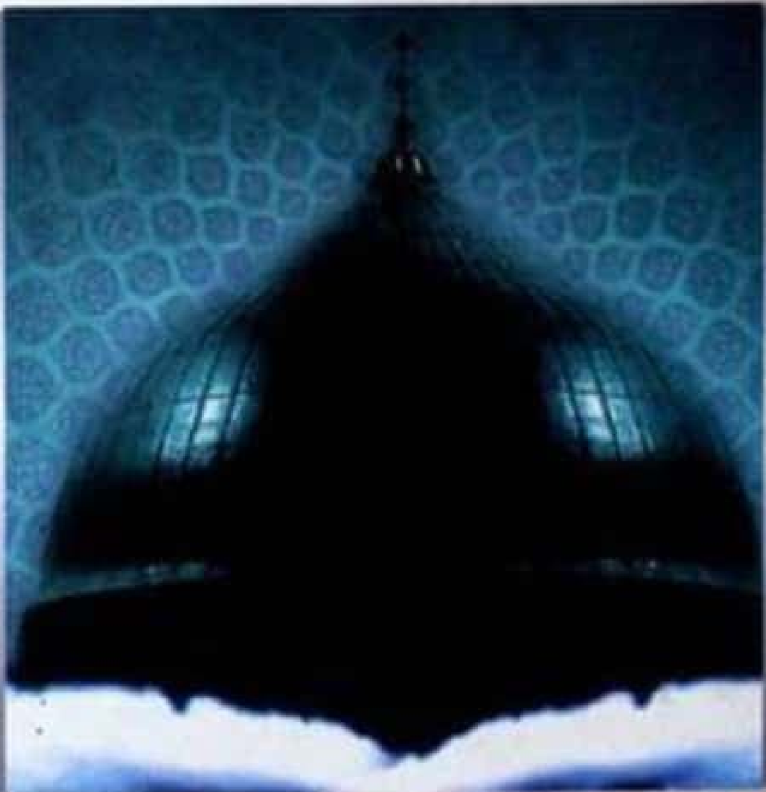

تصنیف

مفسر قرآن و شارح حدیث حضرت علامہ غلام رسول سعیدی

http://ataunnabi.blogspot.in

بیشک اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اطلاع ہے ان لوگوں کے دلوں اور حالوں پر بذریعہ فراست علامہ مناوی نے کہا ہے کہ غرق ہیں اللہ تعالیٰ کے بحر شہود (مشاہدہ حق) میں اٹھا دیئے اللہ نے اُن کی آنکھوں سے پردے پس وہ اِس کشف کی وجہ سے لوگوں کے اندرونی حالات دیکھتے ہیں۔

(الحکیم والبزار عن انس رضی اللہ عنہ قال الشیخ حدیث حسن)

اکابر محققین اہل سنت وجماعت کی اس تحقیق سے یہ بات صاف ظاہر ہوگئی کہ غائب پر اطلاع پانے کے یہ تین ذریعے ہیں وحی الٰہی، الہام الٰہی، مکاشفہ وحی اور الہام بوقتِ ضرورت ہوتا ہے لیکن مکاشفہ حالت استمراری ہے جیسا کہ مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے ظاہر ہے لیکن اس میں التفات اور عدم التفات [illegible]

خان صاحب گکھڑوی اور ان کے مصدق شیخ التفسیر احمد علی صاحب نے لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے یہ بہتان تراش مارا کہ بریلوی حضرات انبیاء علیہم الصلوٰت والسلام کو ہر وقت عالم ماکان و مایکون مانتے ہیں ماشاء اللہ اہل سنت کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں اور نہ ہی یہ عقیدہ ہے جو اوپر بیان کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو مغیبات پر اطلاع دیتا ہے۔ ذریعہ اطلاع اگرچہ کوئی بھی ہو مگر اس عقیدہ کی بنیاد قرآن مجید پر ہی ہے۔ ہم امام اہل سنت سیدنا و مولینا الشاہ احمد رضا رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بیان کر دینے کے بعد دلائل نقل کریں گے۔

اِنَّ العِلْمَ اِمَّا ذَاتِیٌّ اِنْ کَانَ مَصْدَرُہٗ ذَاتَ العَالِمِ لَا مَنْحَ فِیْہِ لِغَیْرِہٖ عَطَاءً وَّلَا سَبَبًا وَاِمَّا عَطَائِیٌّ اِنْ کَانَ بِغَیْرِہٖ فَالْاَوَّلُ مُخْتَصٌّ بِالْمَوْلٰی سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی لَا یُمْکِنُ لِغَیْرِہٖ وَمَنْ

http://ataunnabi.blogspot.in

بتحقیق تنویر الخواطر الحاضر والناظر

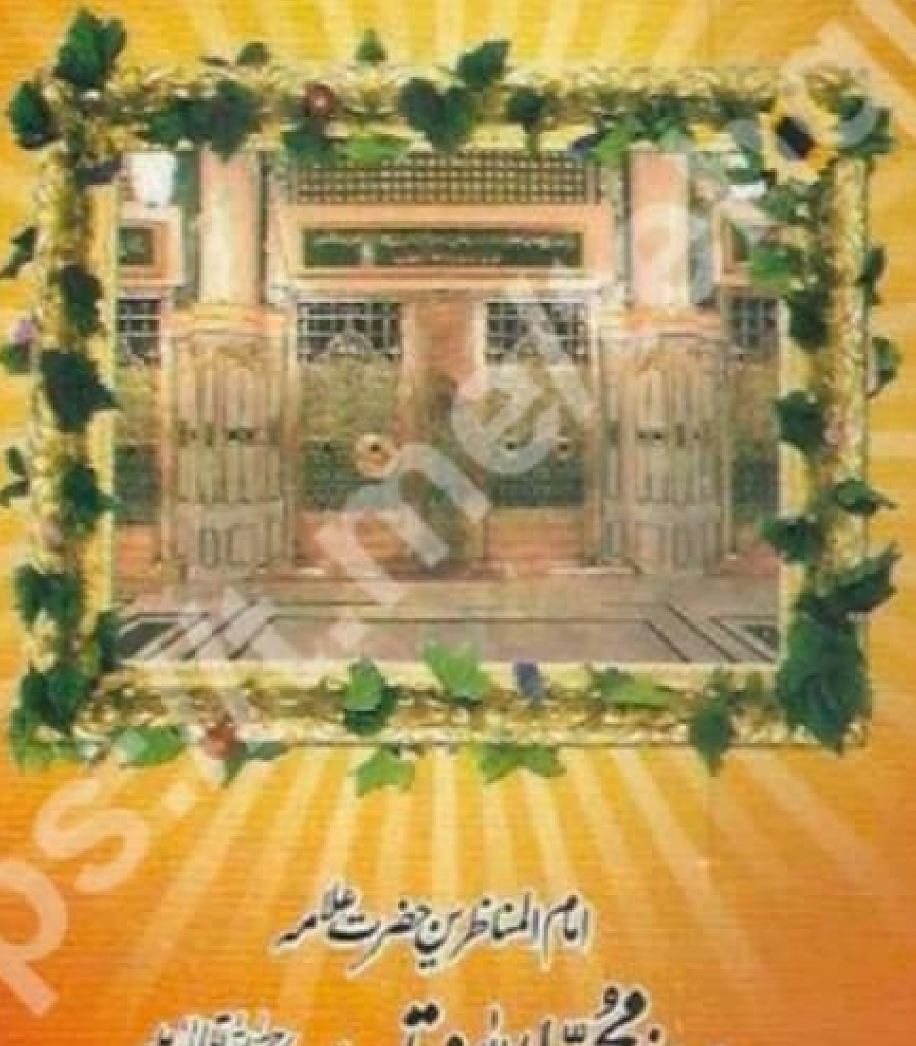

امام المناظرین حضرت علامہ

مولانا محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم

وسن پورہ، لاہور، پاکستان

For more books click on the link

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari